OPEN ACCESS
AL-EHSAN
ISSN(E) 2788-4058
ISSN(P) 2410-1834
www.alehsan.gcuf.edu.pk
PP: 51-64

فیصل آباد کی منتخب جامعات میں تصوف پر تحقیق کے رجحانات:

جائزہ و مطالعہ

Research Trends on Tasawwuf in Selected Universities of Faisalabad, An analytical Review

Hafiza Sadaf Ansari

Department of Islamic Studies, Government College Women University, Faisalabad

Dr.Shams ul Arfeen

Department of Islamic Studies, Alkaram International Institute, Bhera

Abstract

Faith needs perfection and Tasawwuf is the pillar and a special branch of faith. Tasawwuf has been stated as "Ihsan" by the Holy prophet P.B.U.H and as "Tazkia" by the Holy Quran known in common assertion. Commonly it is said that it is derived from Arabic word "Soof" or from "Safa" means cleanliness.The best and capital source of Tasawwuf (to the teachings of clean your inner) is only the Holy Quran and Sunnah of the Holy prophet (S.A.W.W). In this article, the need, importance and the present work going on in the universities of Faisalabad have been discussed briefly.

Keywords: Faith, Ihsan, Universities, Tasawwuf, Faisalabad, Tazkia.

اسلام میں تصوف کا آغاز کس طرح ہوا؟ یہ ایک اہم سوال ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام میں روحانی زندگی کا آغاز حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہوا۔ رسول ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محب دنیا نہ تھے، دنیا کی چمک دمک، نمود و نمائش کی ان کی زندگی میں ذرہ برابر بھی اہمیت نہ تھی۔ علم تصوف کا تعارف اور اہمیت اسلام کی روح میں نفس

کی پاکیزگی اور روحانی نشوونما تصوف کے نام سے موسوم ہے اس راہ کو اختیار کرنے والے کو صوفی کا نام دیا جاتا ہے ہر دور میں تصوف کے بارے میں محققین کی مختلف آراء ہیں۔ اللہ تعالی نے انسان کو گمراہی سے بچانے اور اس کی رہنمائی کے لیے علمائے دین، صوفیاء کرام پیدا کیے۔ جنہوں نے دین کی تعلیمات بالخصوص تزکیہ نفس پر بہت زیادہ زور دیا ہے اور تزکیہ نفس تصوف کا دوسرا نام ہے۔

یہ بات کہ تصوف اسلام میں کہیں باہر کی پیداوار نہیں، خالص قرآن وحدیث سے ماخوذ ہے بالکل صحیح ہے اور قدم قدم پر اس کے شواہد ملتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ منصب نبوت پر ابھی سرفراز نہیں ہوئے تھے کہ خدا کی یاد میں مشغول رہتے اور جب منصب رسالت پر فائز ہو گئے تو بھی آپ کی یہی حالت رہی۔ اسی طرح صحابہ کرام کی زندگی کا اگر مطالعہ کیا جائے تو وہاں بھی صاف اور واضح طور پر یہ رنگ چھلکتا ہوا نظر آتا ہے۔

تصوف کی تاریخ کا بغور جائزہ ہمیں اس حقیقت سے آشنا کرواتا ہے کہ انسان کو نہ صرف جہالت سے نجات چاہیے بلکہ معرفت الٰہی سے بھی مالامال ہونا ہو گا۔ تصوف سبق دیتا ہے کہ تزکیہ نفس کے ساتھ اپنے قلوب و اذہان کو بھی انوار باری تعالیٰ کے نور سے چمکاتا ہے۔ دنیا کی ناجائز خواہشات اور آسائشات کو پس پشت ڈال کر حقیقی خالق سے تعلق مضبوط کرنا ہو گا۔ مخلوق خدا سے قطع تعلق کر کے جنگلوں میں بسیرا کرنے سے اہل تصوف نہیں کہلا سکتے بلکہ اس رتبہ کو پانے کے لئے مخلوق خدا کی رہنمائی بھی ضروری ہے۔ ان سب امور کا عملی نمونہ حقائق سے چشم پوشی کیئے بغیر صوفیاء کرام کی خانقاہوں میں واضح نظر آتا ہے۔

اسلام میں اس نظریہ تصوف کی کڑیاں اسلامی نظریہ توحید سے ملی ہوئی ہیں جو انسان کو ایسے مرتبہ تک پہنچا دیتی ہیں جس کے متعلق فرمان رسول ﷺ ہے کہ:

"اتقوا فراسة المومن فانه ينظر بنور الله "[(1)]

(مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔)

تصوف کا معنی و مفہوم

حضور ﷺ نے لوگوں سے دور رہ کر، خلوت نشینی میں جو زندگی اختیار کی، اس کا اگر بعد کے زہاد اور عباد کی زندگی سے جو صوفیاء کے نام سے مشہور ہوئے، اگر ان سے موازنہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ آنحضور ﷺ اور صوفیاء کی زندگی میں ایک طرح کی مماثلت پائی جاتی ہے جس کی بہترین مثال آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ تھی، جو ہر غلط چیز سے الگ تھی اور جو ہر معاملہ میں سر تا سر حقیقت تھی۔

پھر بعد میں تصوف مختلف جامے پہنتا گیااور اسلام کے علاوہ دوسرے عناصر بھی اس میں جگہ پاتے گئے، یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ اصل تصوف درحقیقت قرآن وسنت سے ماخوذ اور حیات نبی کا پر تو ہے۔ اگر تصوف کا اس زندگی سے مقابلہ کریں جو اسلام کے بعد کے صوفیاء نے اختیار کی تو معلوم ہوگا کہ تصوف ایک نہایت ہی جامع نام ہے۔ اس کی تعلیم، اس کا مقصد ومنشا، اس کے ریاضات ومجاہدات کا محور تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب ہے۔(2)

نبوت کے بعد آپ ﷺ پر کبھی کبھی وجد طاری ہو جاتا تھا یہ وہ کیفیت ہے، جس میں انسان دنیاومافیہا کو، بلکہ خود اپنے آپ کو بھول جاتا ہے، چنانچہ روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ اسی کیفیت میں تھے، آپ نے حضرت عائشہ کو دیکھا، تو پوچھا۔ تم کون؟

وہ بولیں۔ "میں عائشہ ہوں!"

پھر دریافت فرمایا۔ عائشہ کون؟

حضرت عائشہ نے جواب دیا۔ "ابو بکر کی بیٹی!"

آپ نے دریافت فرمایا۔ ءءابو بکر کون،،؟

وہ بولیں، محمد ﷺ کے دوست!

آپ نے دریافت فرمایا۔ "کون محمد؟"

اب حضرت عائشہ خاموش ہو گئیں۔ کیونکہ انہوں نے جان لیا تھا، اس وقت آپ دوسری کیفیت میں ہیں۔ یہ واقعہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ خدا کی یاد میں ایک منزل یہ بھی آتی ہے کہ انسان اپنے وجود کو بھی فراموش کر دیتا ہے اور یہاں آ کر ہی ہمیں صوفیاء اور زہاد کی زندگی نظر آتی ہے اور ان پر ایسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جو انہیں دنیا ومافیہا سے بے خبر کر دیتی ہے، لہذا تصوف کے یہ منازل جاہلیت کے دور سے نہیں بلکہ خالص اسلامی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔(3)

لفظ تصوف کا لغوی معنی

لفظ "تصوف" کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ کس سے مشتق ہے بعض نے کہا کہ لفظ" تصوف "صفا سے بنا ہے۔ جس کا مطلب ہے صفائی اور اجلا ہونا۔

مرتضیٰ زبیدی نے لکھا:

"الصفاء فی خلوص الشی من الشوہ "(4)

(صفاء کا مطلب کسی چیز کا قبیح سے پاک ہونا۔)

تصوف کی لغوی تحقیق کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ "صف" سے بنا ہے اس بارے ابو القاسم قشیری کا قول ہے:

"انہ مشتق من الصف فکأنھا فی الصف الاول بقلوبھم من حیث المعاضرہ من اللہ تعالیٰ" (5)

(صف سے اس طرح نکلا ہے جیسے صوفیاء کے دل بارگاہ خداوندی میں حاضری کے لحاظ سے پہلی صف میں ہوتے ہیں۔)

جیسا کہ حدیث میں ہے:

" عن ابی موسی قال : کان رسول اللہ ﷺ یرکب الحمار ویلبس الصوف"(6)

(حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گدھے پر سوار ہوتے تھے اور اپنے بدن کو اونی کپڑوں سے آراستہ کیا کرتے تھے۔)

اسی طرح امام بخاری نے غزوات میں سے ایک غزوہ کے سفر کے دوران اس کے متعلق حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

" فغسل وجھہ ویدیہ وعلیہ جبہ من صوف"(7)

(پس آپ نے اپنا چہرہ اقدس اور دونوں ہاتھ دھوئے اور آپ نے اونی جبہ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔)

"تصوف" کا اصطلاحی معنی

اصطلاحاً تصوف کی تعریف اور توضیح کے بارے میں صوفیاء حضرات کے متعدد کلمات اور اقوال ملتے ہیں مگر ان سب کا حاصل ایک ہی ہے لہذا مختلف صوفیاء کے درج ذیل اقوال ملتے ہیں:

علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ حضرت مرتعش فرماتے ہیں:

" التصوف حسن الخلق" (8)

(تصوف نیک خصائل کا نام ہے۔)

جب حضرت شبلی سے تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

" التصوف عندی، ترویح القلب بمرواح الصفا و تجلیل الخواطر باردیہ الوفاء والتخلق، والبشر فی الاقاء"(9)

(میرے نزدیک تصوف دل کا صاف ہونا، باطنی صفائی کے جھونکے سے، وسوسوں و خیالات سے، وفا کی چادر اوڑھنا، سخاوت جیسے خلق سے متخلق ہونا، ملاقات میں کشادہ رو ہونا۔)

لہذا علامہ شبلی کے اس قول کا خلاصہ بھی اخلاق حسنہ ہی ہے۔

ابو نصر سراج طوسی اپنی کتاب "اللمع" میں تصوف کے بارے میں حضرت جنید بغدادی کے استاد محمد بن علی قصاب کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

"سئل محمد بن علی قصاب،وھو استاد الجنید البغدادی عن التصوف: ما ھو؟ قال اخلاق کریمۃ ظھرت فی زمان کریم من رجل کریم مع قوم کرام"(10)

(حضرت جنید بغدادی کے استاد محمد بن علی قصاب سے سوال کیا گیا کہ تصوف کیا ہے؟ انہوں نے کہا تصوف ان کریمانہ اخلاق کا نام ہے جو کسی کریم زمانے میں کسی کریم شخص سے شریف لوگوں کے سامنے ظہور پذیر ہوں۔)

الکتانی کے نزدیک تصوف

"التصوف خلق، فمن زاد علیک فی الخلق،فقد زاد علیک فی الصفا"(11)

(تصوف اخلاق حسنہ کا نام ہے جن کا اخلاق تم سے بہتر ہو گا وہ صوفی ہونے میں بھی تم سے بہتر ہوں گے۔)

فیصل آباد کا تعارف

فیصل آباد پاکستان کے صوبہ پنجاب کا ایک اہم شہر ہے جو پاکستان کا مانچسٹر بھی کہلاتا ہے۔ یہ ایک صنعتی شہر ہے جو پہلے لائل پور کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اس شہر کو کیپٹن یوفم ینگ نے ڈیزائن کیا تھا اور یہ آٹھ بازاروں پر مشتمل ہے۔ فیصل آباد کا نام 1985 میں سعودی عرب کے شاہ فیصل بن عبدالعزیز السعود کے نام پر فیصل آباد رکھا گیا۔ اپنی دیہی ثقافت کی وجہ سے کبھی اسے ایشیا کا سب سے بڑا گاؤں کہا جاتا تھا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ ایک عظیم شہر کے طور پر ابھرا اور اب اسے کراچی اور لاہور کے بعد پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔(12)

فیصل آباد شہر کی تاریخ ایک صدی پرانی ہے۔ کم و بیش 100 سال پہلے یہ جھاڑی والا علاقہ مویشی پالنے والوں کا گڑھ تھا۔ 1892 میں اسے جھنگ اور گوگیرہ برانچ نامی نہروں سے سیراب کیا گیا۔(13)

1895 میں یہاں پہلا رہائشی علاقہ بنایا گیا جس کا بنیادی مقصد یہاں مارکیٹ قائم کرنا تھا۔ ان دنوں شاہدرہ سے شور کوٹ اور سانگلہ ہل سے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے درمیان کا علاقہ صندل بار کہلاتا تھا۔ لائل پور شہر کے قیام سے قبل پکا ماڑی کے نام سے ایک قدیم رہائشی علاقہ تھا جو کہ اب پکا ماڑی کے نام سے جانا جاتا ہے اور یہ موجودہ طارق آباد کے قرب وجوار میں واقع ہے۔(14)

جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد اعلیٰ تعلیمی نظام و اشاعت کا حامل ادارہ ہے یہ ادارہ اعلی تعلیم کے فروغ کے لئے کوشاں ہے اور یہ کاوشیں بہت عرصہ سے جاری ہیں۔1950 کی دہائی میں اس ادارہ نے علوم اسلامیہ کے مضمون کی تدریس کا آغاز کیا۔ جبکہ دینیات کا کورس فاضل استاد محمد عبداللہ کامل کی بدولت برصغیر پاک وہند کی تقسیم سے قبل ہی متعارف کروایا گیا تھا۔ شعبہ علوم اسلامیہ کے قیام و انتظام میں مختلف پروفیسرز نے خدمات سرانجام دیں جن میں پروفیسر افتخار چشتی اور پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی کی خدمات قابل دید ہیں۔ یونیورسٹی اپنی علمی روایات کے تسلسل کو برقرار رکھے ہوئے ہے جس کے شعبہ جات کی تعداد ۴۹ تک پہنچ گئی ہے۔ شعبہ علوم اسلامیہ کا باقاعدہ قیام ۱۹۸۲ میں عمل میں آیا جبکہ ۱۹۸۶ء میں ایم اے عربی کی کلاسز کا آغاز ہوا۔ اس شعبہ کے قیام سے لے کر اب تک کے فاضلین اندرون اور بیرون ملک کے مختلف اداروں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ گذشتہ کچھ سالوں سے شعبہ تدریس و تحقیق میں ترقی کی منازل بڑی تیزی سے طے کر رہا ہے جس میں اہم کردار وائس چانسلرز اور صدر شعبہ ہمایوں عباس شمس کا ہے، جسکا اندازہ شعبہ کی کارکردگی سے لگایا جاسکتا ہے۔ شعبہ کے طلبہ واساتذہ کی علمی و تحقیقی تحاریر وکاوشیں تین تحقیقی مجلات ضیائے تحقیق، الاحسان، اور جستجو شعبہ سے شائع ہوگئے ہیں۔ ضیائے تحقیق اور الاحسان کو ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان نے اعلیٰ درجے (کٹیگری) کے مجلات کی فہرست میں شامل کر لیا ہے۔ مزید یہ کہ انٹرنیشنل و نیشنل سیمینارز اور کانفرنسز کا انعقاد کیا۔ سیرت چیئر کا قیام، تصوف اسٹڈی سنٹر کا قیام، اس کے ساتھ ساتھ شعبہ معیار تعلیم کو بلند کرنے اور نصابات پر نظر ثانی کے لیے شعبہ میں ۹ بورڈ آف اسٹڈیز کی میٹنگز کا انعقاد بھی کروا چکے ہیں۔ نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی شعبہ نے نمایاں خدمات انجام دیں۔

2013ء میں مجاز اتھارٹی نے شعبہ اسلامیات کے شعبہ کا نام تبدیل کر کے شعبہ علوم اسلامیہ وعربی رکھ دیا۔ اب شعبہ میں آٹھ پروگرامز (بی ایس آنرز علوم اسلامیہ وعربی)، ایم اے (علوم اسلامیہ وعربی)، ایم فل (علوم اسلامیہ وعربی)، اور پی ایچ ڈی (علوم اسلامیہ وعربی) اس کے علاوہ ڈسٹنس

لرننگ کے ذریعے ایم اے اور ایم فل پروگرام بھی پیش کر رہا تھا لیکن تقریباً پچھلے ایک سال سے ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے ڈسٹنس لرننگ کے ذریعے کیے جانے والے پروگرام بند کر دیے گئے ہیں۔[15]

تحقیقی رجحان

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد میں تصوف کے موضوع پر بی ایس، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر تحقیقی کام بہت عرصے سے جاری ہے ہر کام میں تحقیق ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے لہذا ایم فل کی سطح پر اس تحقیق کی بھی الگ ہی حثیت ہے۔ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں تصوف کے بہت سے موضوعات پر الگ الگ طرح سے کام ہوا ہے جیسا کہ کتابوں کا جائزہ، مختلف دینی شخصیات کی خدمات، سلاسل اربعہ، صوفی خواتین کی خدمات، صوفیاء کرام کی علمی و دینی خدمات وغیرہ اس کے ساتھ ساتھ بہت سے دوسرے موضوعات کو بھی تحقیق کی سطح پر جانچا گیا ہے۔

اعلیٰ دینی شخصیات کی خدمات اور کاوشوں پر مشتمل مقالہ جات

تصوف کے حوالے سے مختلف دینی شخصیات کی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے جن کے تحقیقی موضوع کے عنوان کچھ یوں ہے:

ا۔ اصلاح تصوف میں حضرت مجدد الف ثانی کا فکر کا کردار[16]

حضرت مجدد اور ان کے صوفیاء کرام نے تصوف کی اصلاح کے حوالے سے ایسی کتب تصنیف کیں جو ہر قسم کی بدعت و خرافات سے بچنے کا اعلیٰ ذریعہ ہے اس کے علاوہ مجدد الف ثانی کی اصلاحی کوششوں کے اثرات بھی شامل ہیں۔۔۔

۲۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی مصطلحات تصوف[17]

اس مقالہ میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے حالات زندگی اور خصوصاً مصطلحات تصوف کو ذکر کیا گیا ہے

۳۔ واصف علی واصف کی صوفی فکر: تحقیقی جائزہ[18]

اس مقالہ میں واصف علی واصف کے احوال و آثار، ان کے صوفیانہ افکار کا مطالعہ، مزید واصف کے افکار اور عصر حاضر کے معاملات پر مشتمل ہے۔

۴۔ سید نصیر الدین نصیر کی شاعری میں مباحث تصوف[19]

اس مقالہ میں سید نصیر الدین کے احوال و آثار کا ذکر ہے اس کے علاوہ شاعری کے مباحث تصوف اور شاعری میں صوفیاء کرام کی خصوصیات کا بھی ذکر ہے۔

تصوف پر مشتمل کتب کا جائزہ

ا۔ماہنامہ نور اسلام میں مباحث تصوف (مطالعہ و جائزہ)[20]

اس مقالہ میں نور اسلام کا تعارف، نور اسلام کے تحت مباحث تصوف اور نور اسلام میں احوال صوفیاء پر مشتمل ہے۔

۲۔مشکوٰۃ المصابیح کی کتاب الرقاق کی روشنی میں اخلاق و تصوف کا تحقیقی مطالعہ[21]

اس مقالہ میں اخلاق و تصوف کا تعارف، مشکوٰۃ المصابیح اور کتاب الرقاق کا تعارف اور کتاب الرقاق کے تحت اخلاق و تصوف کے متعلق مباحث کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

۳۔سید اشرف جہانگیر سمنانی کے صوفیانہ افکار (لطائف اشرفی کا خصوصی مطالعہ)[22]

اس میں سید اشرف جہانگیر سمنانی کے احوال و آثار، لطائف اشرفی اور مباحث تصوف اور لطائف اشرفی کے مطالعہ کے مقاصد شامل ہیں۔

۴۔ تفسیر نعیمی میں مباحث تصوف (مطالعہ و جائزہ)[23]

اس مقالہ میں مفتی احمد یار خان نعیمی کے احوال و آثار، تفسیر نعیمی میں مباحث تصوف کا ذکر ہے

۵۔پاکستان میں تصوف پر اردو کتب کا تجزیاتی مطالعہ[24]

اس مقالہ میں تصوف کا تعارف، تصوف پر لکھی گئی کتب اور پاکستان میں تصوف پر اردو کتب کے تراجم کا جائزہ بھی شامل ہے۔

صوفیاء کرام کی علمی و دینی خدمات پر مشتمل مقالہ جات

ا۔خواجہ غلام فرید کے کلام میں مباحث تصوف[25]

اس مقالہ میں خواجہ غلام فرید کے احوال و آثار، صوفیانہ شاعری کی روایات اور ادبی نثر میں مباحث تصوف پر مشتمل ہے۔

۲۔برصغیر میں مجددی صوفیاء کی علمی و دینی خدمات[26]

اس مقالہ میں برصغیر کا سیاسی، مذہبی اور علمی پس منظر، مجددی صوفیاء کا تذکرہ اور مجددی صوفیاء کی دینی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔

جی سی ویمن یونیورسٹی فیصل آباد

یونیورسٹی نے اپنا سفر 1934ء میں انٹر میڈیٹ کالج کے طور پر شروع کیا۔ 1944ء میں ڈگری کالج کے طور پر 1985ء میں متعارف کرایا گیا۔ یہ طویل سفر جو نہایت عاجزی سے شروع ہو کر اپنے عروج تک پہنچا جب اسے 3 جنوری 2013ء کو یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا۔ یونیورسٹی جڑانوالہ روڈ کے قریب واقع ہے تاریخی کلاک ٹاور سے بھی زیادہ دور نہیں۔ یونیورسٹی شہر کے 6 ملین سے زائد اور آس پاس کے اضلاع سے مساوی تعداد میں لوگوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہی ہے۔ یونیورسٹی مختلف شعبوں کی حالت میں مختلف تعلیمی ڈگریاں پیش کر رہی ہے۔ یہ ادارہ تعلیمی، سماجی، ثقافتی سرگرمیوں کا ایک مرکز ہے جس کا کاروباری اور صنعتی برادریوں سے گہرا تعلق ہے۔ ن ءے کیمپس سمیت، یونیورسٹی کے دو کیمپس ہوں گے۔ اس وقت 8 ہزار سے زائد طالبات جی سی ویمن یونیورسٹی میں داخل ہیں اور دن بدن انکی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جی سی ویمن یونیورسٹی کی موجودہ اساتذہ جوش، خلوص اور لگن کا امتزاج پیش کرتی ہیں۔ پہلے ہی اعتدال سے لیبارٹریز اور جدید تدریسی، تحقیقی تکنیک کے ساتھ برقرار رہنے کا عزم جی سی ویمن یونیورسٹی کا بنیادی تعلیمی امتیاز ہے۔ جی سی ویمن یونیورسٹی فیکلٹی پی ایچ ڈی، ایم فل، ایم ایس اور ایم ایس سی کے ساتھ انتہائی قابل اساتذہ پر مشتمل ہے یونیورسٹی مختلف فیکلٹیز میں خدمات انجام دے رہی ہے یعنی فیکلٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، فیکلٹی آف آرٹس اینڈ سوشل سائنسز، فیکلٹی آف مینجمنٹ اینڈ ایڈ منسٹریٹو سائنس اور فیکلٹی آف ہومینٹیز اینڈ لینگویجز، فیکلٹی ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت مختلف شعبوں میں ایچ ای سی پروگراموں کے ذریعے کیریئر کے مواقع کے ساتھ پی ایچ ڈی اسکالرشپ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد تاریخ کے ایک نئے مرحلے میں سفر کر رہی ہے یونیورسٹی کی تعلیمی طاقت کا میعار اس کی تمام سڑکوں پر انسانی سوچ کی تعمیر نو ہے جو سماجی، اخلاقی، اور مذہبی اقدار کی بنیاد ہے یہ یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ وہ طلباء اور اساتذہ دونوں کی فلاح وبہبود پر مبنی ہوں گے۔[27]

جی سی ویمن یونیورسٹی فیصل آباد میں بھی تصوف کے موضوع پر کام ہوا ہے۔

ا۔ مغلیہ دور میں صوفیاء کرام کا دینی و علمی کردار[28]

اس مقالہ میں مغلیہ عہد کا تعارف، مغل حکمرانوں کے صوفیاء کرام کے ساتھ تعلقات اور مغلیہ معاشرے میں صوفیاء کے اثرات، سلسلہ نقشبندیہ کا تعارف اور ان کے احوال، مغلیہ دور میں صوفیاء کی دینی و علمی خدمات، سلسلہ قادریہ کا تعارف اور ان کی دینی و علمی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔

۲۔ دور غزنوی میں صوفیاء کرام کی دینی و علمی خدمات کا تحقیقی جائزہ(29)

اس مقالہ میں دور غزنوی کا تعارف، غزنوی سلاطین کا تعارف اور دور غزنوی کی خصوصیات، دور غزنوی کے مشہور صوفیاء کرام کا تعارف، جن میں عثمان علی ہجویری، شیخ بہاؤ الدین زکریا، صوفیاء کرام کی دینی و علمی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے

۳۔ دور تغلق میں صوفیاء کرام کی دینی و علمی خدمات(30)

اس مقالہ میں دور تغلق کا تعارف، زوال کے اسباب، سلاطین تغلق کا تعارف، ان میں سلطان غیاث الدین تغلق، سلطان محمد تغلق، فیروز شاہ تغلق وغیرہ پیش پیش ہیں، سلسلہ چشتیہ کا تعارف اور دینی و علمی خدمات، سلسلہ سہروردیہ کا تعارف اور ان کی دینی و علمی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔

رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد

تعارف

رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی پاکستان کی ایک نجی یونیورسٹی ہے جس کا چارٹر پاکستان کی وفاقی حکومت نے 2002ء میں لیا تھا۔ یونیورسٹی کا مقصد اسلامی اور اخلاقی اقدار کے حامل پیشہ ورانہ افراد پیدا کرنا تھا۔ اس کی سرپرستی غیر منافع بخش ٹرسٹ آئی آئی ایم سی ٹی کا پروجیکٹ راولپنڈی میں اسلامک انٹر نیشنل میڈیکل کالج تھا۔ جو 1996ء میں اس کے بانی مینجنگ ٹرسٹی ذوالفقار علی خان نے قائم کیا تھا۔ یونیورسٹی کے چودہ حلقے ہیں اور ایک پراجیکٹ بیرون ملک بھی ہے۔ متحدہ عرب امارات میں آرا ے کے کالج آف ڈینٹل سائنسز۔ یونیورسٹی ماریشس میں ایک کیمپس کے قیام کی طرف بھی کام کر رہی ہے۔(31)

اس کے مختلف کیمپسز ہیں، جن میں سے ایک فیصل آباد میں رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد کے نام سے کام کر رہا ہے۔

ڈاکٹر شمس العارفین کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد میں تصوف کے موضوع پر کام کا آغاز کروایا۔ چنانچہ رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد میں ڈاکٹر شمس العارفین کی زیر نگرانی درج ذیل مقالہ لکھا گیا۔

مباحث تزکیہ نفس میں ابن حزم اور امام غزالی کے مناہج کا تقابلی جائزہ(32)

خلاصہ

تصوف کے بارے میں مختلف آراء ہیں کہ یہ دین میں نئی چیز ہے۔ لیکن طویل غور و فکر اور وسیع مطالعہ اس حقیقت سے روشناس کرواتا ہے کہ تصوف کوئی نئی چیز نہیں بلکہ یہ ابتداء سے ہی موجود ہے۔ جیسا کہ تصوف تزکیہ نفس کا دوسرا نام ہے۔ تصوف کے لیے قرآن میں تزکیہ نفس اور حدیث میں احسان کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ جس سے تصوف کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔ یہ دین کی روح ہے۔ تصوف قلب کی صفائی اور اچھے اخلاق کا حکم دیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے (قد افلح آیت) جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا وہ کامیاب ہوا اور جس نے اپنے نفس کو خراب اور گندہ کیا وہ ناکام اور نامراد ہوا۔ عبادت و ریاضت، یاد خدا میں دنیا سے علیحدگی، اللہ کی یاد میں محو ہو جانا تصوف ہی کا نام ہے۔

حضور ﷺ نے حسن سلوک، رواداری، یتیموں و مساکین کے حقوق کا خیال رکھنے کا سبق دیا اور تصوف کا مقصد بھی رضائے الٰہی اور اللہ کے بندوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا ہے۔ ان سب باتوں سے واضح ہے کہ تصوف، قرآن اور حدیث سے منسلک ہے۔

سفارشات

1. پاکستان کی بیش بہا جامعات ایسی ہیں جہاں تصوف کے موضوعات پر اعلیٰ سطح پر کام کیا جارہا ہے۔ شعبہ علوم اسلامیہ و عربی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد میں تصوف کے موضوع پر تحقیقی کام بہت عرصہ سے احسن طریقے سے جاری ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سلسلے میں مزید کاوشیں کر کے اور بہتر تصنیفات اور مقالات سامنے لائے جاسکتے ہیں۔
2. دوسری جامعات سے تحقیق کے لیے آنے والے سکالرز کی رہنمائی اور معاونت کے لیے خصوصی بینچ قائم کیا جائے جو کہ ایک ماہر استاد کی نگرانی میں شعبہ کی طرف سے قیام میں لایا جائے۔
3. موجودہ دور مشینی دور ہے جس میں میڈیا کا کردار ہر میدان میں نمایاں ہے اس لیے میڈیا کو چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً تصوف پر ہونے والے خصوصی سیمینارز، کانفرنسز اور ذاتی سطح پر تصوف پر مختلف پروگرامز کو نشر کرے۔
4. اس جائزے کے مطابق تصوف کے موضوع پر سب سے زیادہ تحقیقی کام جی سی یونیورسٹی فیصل آباد، شعبہ علوم اسلامیہ و عربی میں ہوا ہے۔

5. تصوف ایک بہت ہی وسیع موضوع ہے ڈاکٹر شمش العارفین نے رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد میں اس موضوع پر کام کا آغاز کروایا ہے۔ اور انہوں نے اس موضوع پر ایک مقالہ کروایا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

1۔ الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسی، الجامع الترمذی، کتاب التفسیر القرآن، باب: ومن سورہ الحجر الریاض، مکتبہ دارالسلام، رقم الحدیث:

2۔ حلمی، محمد مصطفیٰ، ڈاکٹر، تاریخ تصوف، قرطاس، کراچی، ۲۰۱۵ء، ص:۱۹

3۔ ایضاً، ص:۲۲،۲۱

4۔ زبیدی، محمد بن محمد، تاج العروس من جواہر القاموس، س ن

5۔ القشیری، عبد الکریم ہوازن، ابو القاسم، الرسالہ القشیریہ، دمشق: جامع الدرویشہ، س ن، 4/3

6۔ حاکم محمد بن عبد اللہ، ابو عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۰

7۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س ن

8۔ الہجویری، علی بن عثمان، کشف المحجوب، لاہور، تاجران کتب، 1342ھ، ص:13

9۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت، الزہد والرقائق، بیروت: دار البشاءر الاسلامیہ، 1425ء

10۔ طوسی، ابو نصر، سراج اللمع، دار الکتب الحدیث، مصر، 1940ء، ص:45

11۔ چشتی، یوسف سلیم، پروفیسر، تاریخ تصوف، علماء اکیڈمی، لاہور، 1396ھ/1976ء، ص:115

12. https://tuf.edu.pk/n/history-faisalabad

13. https://www.jstor.org/stable/41341616

14. https://faisalabad.dc.lhc.gov.pk/PublicPages/HistoryOfDistrict.aspx#

15. https://gcuf.edu.pk/dept-islamic-studies-arabic

16۔ مقالہ نگار: سیدہ اویس، نگران مقالہ: ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، 2016-2017

17۔ مقالہ نگار: محب اللہ، نگران مقالہ: ڈاکٹر شیر علی، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، 2017-2015

18۔ مقالہ نگار: عائشہ شفقت، نگران مقالہ: ڈاکٹر شیر علی، 2019-2017

19۔ مقالہ نگار: صفیہ بیگم، نگران مقالہ: ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، 2014-2016

20۔ مقالہ نگار: ثوبیہ عارف، نگران مقالہ، ڈاکٹر عقیل احمد، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، 2016-2014

21۔ مقالہ نگار: محمد ثقلین، نگران مقالہ: ڈاکٹر شیر علی، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، 2016-2014

22۔ مقالہ نگار: کلثوم زیبی، نگران مقالہ، حافظ ذوالفقار، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، 2017-2015

23۔ مقالہ نگار: ثمینہ ریاض، نگران مقالہ: ڈاکٹر شیر علی، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، 2017-2015

24۔ مقالہ نگار: حمیرا بانو، نگران مقالہ: ڈاکٹر شیر علی، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، 2017-2015

25۔ مقالہ نگار: کلیم اختر قریشی، نگران مقالہ: ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، -2014 201

26۔ مقالہ نگار: رفعت اویس، نگران مقالہ، ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، -2014 2016

27. https://gcwuf.edu.pk/university.php

28۔ مقالہ نگار: جویریہ خالد، نگران مقالہ: ڈاکٹر عمرانہ شہزادی، جی سی ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد،

29۔ مقالہ نگار: اقرا ظفر، نگران مقالہ: ڈاکٹر عابدہ حیات، جی سی ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد، 2016

30۔ مقالہ نگار: انعم فاطمہ، نگران مقالہ: ڈاکٹر عابدہ حیات، جی سی ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد، 2014

31. https://www.riphah.edu.pk/university-introduction/

32۔ مقالہ نگار: زنیرہ یاسمین، نگران مقالہ، شمس العارفین، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد، نومبر 2020ء